بخش نثر

زندگی نامہ

سوانح لفظ ''سانحہ'' کی جمع ہے، جس کے معنی حادثہ یا واقعہ کے ہیں اور عام طور پر اس سے ناپسندیدہ واقعہ مراد لیا جاتا ہے۔ اردو میں کسی کی زندگی کے حالات و واقعات بیان کرنے کو سوانح نگاری کہتے ہیں لیکن فارسی میں اس مطلب کے لیے لفظ ''زندگی نامہ'' کا استعمال کرتے ہیں جو زیادہ مناسب اور درست ہے۔

هادیِ اعظم

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ انسانهای گم گشته راه را براهِ راست آورده ذهن انسانی را از زنجیرهای اوهام آزادی بخشیدند. وی نجات دهندهٔ همه اقسامِ اسیری بنی نوع بشر بوده و میان انسانها مساوات کامل برقرار کردند.

میانِ قبائلِ عرب هاشمیان محترم بودند. عبدالله، خوردترین پسر عبدالمطلب، یکی از بزرگانِ قبیله هاشمی بوده و همسرش حضرت آمنهؓ نام داشت. دورانِ حملِ آمنهؓ، عبدالله ازین جهان بگذشت و بیستم ماهِ آوریل (اپریل) پنج صد و هفتاد و یک میلادی (عیسوی) برو زِ دوشنبه وی را فرزندی زاده شد که نامش محمد (ﷺ) داشتند. در عمر ششش سالگی مادرش هم این جهان را وداع گفت و یک سال پس ازان پدرِ پدرش عبدالمطلب نیز درگذشت. پس

ازان برادرِ پدرِ محمد (ﷺ) کہ نامش ابوطالب بود، وی را پرورانید۔ محمد (ﷺ) از همان دوران کودکی صابر و شاکر، نیک دل، پاکیزہ اخلاق و صادق و امین بودہ اند۔

محمد (ﷺ) از آغاز، در غارِ حرا کہ نزدِ مکہ است، عبادت خدای واحد در تنهائی گوشہ ھمی کردند۔ در چهل سالگی اعلان نبوت فرمودند و از همان روز تبلیغِ دینِ اسلام آغاز کردند۔ ازین سبب اهلِ قریش وی را بسیار اذیّت ها دادند تا وی از طریقِ دینِ الٰہی برگشتہ بشود۔ ولی آنحضور (ﷺ) ازین کارِ خدا هیچ گونہ انحراف نکردند۔ پس از برداشتنِ مصائب گونا گون از مکہ بہ مدینہ هجرت کردند۔ سال هجری ازین سال بہ شمار آوردہ شدہ است۔

گذشتہ از جنگ های با مکیان همراہِ دہ هزار صحابہ از مدینہ بر مکہ حملہ آور شدند و بدونِ هیچ کشت و خون ریزی فتح بر آنها یافتند و تمامی مظالم و ستم های پارینہ را یکسر فراموش کردند و اعلانِ عفوِ عام نمودند۔ سرانجام مردمان از هر جانب برای قبولِ دینِ اسلام جوق در جوق شتافتند۔

رسولِ پاک بسالِ دهمین هجری عازم سفرِ حج شدند و باین موقع خطبہ ای ارشاد فرمودند کہ مغز و خلاصہ تعلیماتِ اسلامی بودہ۔ برای مساواتِ عام تلقین نمودند و فقط اعمال صالح و نیک را معیار و میزانِ بزرگی قرار دادند۔ حقوقِ زنان را برابر مردمان لازم نمودند و غلامان را آزاد ساختند و نصائح برای پرستیدنِ خدای واحد و عبادات و صوم و صلوٰۃ و اخلاق حسنہ تاکید کردند۔ پس ازین حج کہ حجۃ الوداع می گویند، بتاریخ بیست و هفتم ماہِ مہ (مئی) سال ششصد و سی و دو میلادی (عیسوی) با خالقِ حقیقی واصل گشتند۔

هر یک از لمحاتِ زندگانی پیغمبرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برای انسانهای دنیا سزاوار تقلید و پیروی و موجب خیر و برکت هر دو جهان است۔

(یکی از عاشقان رسول ﷺ)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

مشکل الفاظ کے معانی

ھادی	=	ہدایت کرنے والا، راہِ راست پر لانے والا
اعظم	=	سب سے بڑا
گم گشتہ راہ	=	راستہ بھولا ہوا، بھٹکا ہوا
اوھام	=	وہم کی جمع، وسوسہ، فاسد خیال
نجات دہندہ	=	چھٹکارا دینے والا، نجات دینے والا
ھمہ	=	سبھی
اسیری	=	غلامی، قید، گرفتاری
بنی نوع	=	بنی، ابن کی جمع ہے، اصل جمع بنین ہے لیکن اضافت میں آخری ''ی'' اور ''نون'' ہٹا دیتے ہیں۔
نوع	=	قسم
بشر	=	انسان
میان	=	درمیان
مساوات	=	برابری
برقرار کرد	=	قائم کیا
قبائل	=	قبیلہ کی جمع
ھاشمیان	=	مکہ معظمہ کا ایک محترم قبیلہ ھاشمی کی جمع
خورد ترین	=	سب سے چھوٹا
ھمسر	=	بیوی یا شوہر
بگذشتن	=	فوت کرنا، گزرنا۔ اس میں ب زائد ہے۔
زادہ شد	=	ولادت پائی، پیدا ہوئے
وداع گفتن	=	رخصت ہونا
پدر پدرش	=	دادا

نیز، هم	=	بھی
درگذشتن	=	وفات پانا
پروراندین	=	پرورش کرانا
همان	=	اُسی
کودکی	=	بچپن
صابر	=	صبر کرنے والا
اذیت	=	تکلیف
شاکر	=	شکر ادا کرنے والا
برگشتن	=	پھر جانا
صادق	=	سچ بولنے والا
انحراف	=	نافرمانی کرنا، پھر جانا
امین	=	دوسروں کی چیزوں کی حفاظت کرنے والا
غار حرا	=	مکہ کے پاس حرا نامی پہاڑ میں ایک کھوہ، غار، جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ اس وحی کا پہلا لفظ ہے: اقرأ = پڑھو
نزد	=	نزدیک
مکہ	=	سعودی عرب کا ایک شہر، جہاں خانہ کعبہ واقع ہے
مدینہ	=	سعودی عرب کا ایک شہر جہاں رسول اکرم کا مزار اقدس ہے
هجرت	=	ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جانا (مراد ہے ہجرت کر کے رسول پاک کا مکہ سے مدینہ تشریف لانا)
بہ شمار آوردن	=	[illegible] لانا، شمار کرنا
گذشتہ	=	گذرا ہوا
بدون	=	بغیر
پارینہ	=	پرانا

یکسر	=	بالکل
عفو عام	=	عام معافی
سرانجام	=	آخرکار
شتافتند	=	دوڑ پڑے
عازم	=	ارادہ کرنے والا
مغز	=	خلاصہ
تلقین	=	تعلیم دینا، سمجھانا
اعمالِ صالحہ	=	عمل (کام) کی جمع اعمال، صالحہ = نیک، نیک اعمال
معیار و میزان	=	کسوٹی، ترازو، مراد پرکھنا
اخلاق حسنہ	=	اچھے اخلاق
واصل	=	ملنے والا
لحات	=	لحہ کی جمع، اوقات
سزاوار	=	لایق
تقلید	=	پیروی کرنا
موجب	=	لایق، ضروری اور لازم کرنے والا
خیر	=	بھلائی، اچھائی

غور کرنے کی باتیں

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کو بطور احترام سیرت النبی ﷺ بھی کہتے ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مسلمانوں کی نگاہ میں بہت زیادہ محبوب اور محترم ہے۔ اس لیے آپ کے حالات اور سیرت کو پڑھنا، سننا اور لکھنا کارِ ثواب میں داخل ہے۔ اسی لیے آپ کی سیرت اور حیات طیبہ پر

چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کتابیں ہر زبان میں موجود ہیں۔ مضمون نگار نے اپنے مختصر مضمون میں آپ ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات کو سمیٹ لیا ہے۔

- ❖ طلبہ کو اس موضوع پر اچھی اچھی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، تاکہ وہ اپنے پیغمبر آخر الزماں ؐ کی زندگی کو پوری طرح جان سکیں اور آپ ﷺ کے اخلاق پر عمل کر کے اچھے انسان بن سکیں تاکہ معاشرے میں بہتری آئے۔
- ❖ فارسی میں ادب واحترام کے پیش نظر صیغہ واحد غائب کے لیے جمع غائب کا فعل لایا جاتا ہے اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جہاں جہاں افعال کا استعمال ہوا ہے جمع غائب کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ یہی طریقہ اُردو میں بھی رائج ہے۔

معروضی سوالات

۱- لفظ سوانح کا واحد بتائیے۔
۲- رسول پاک ﷺ کی ولادت کب ہوئی؟
۳- رسول پاک ﷺ کی والدہ کا نام بتائیے۔
۴- غارِ حرا کہاں ہے؟
۵- رسول پاک ﷺ کس سال حج کے لیے تشریف لے گئے؟
۶- درج ذیل کے معنی بتائیے۔
پروراندین، گوناگون، اخلاق حسنہ، سزاوار
۷- داخل نصاب مضمون کا خلاصہ لکھیے۔
۸- رسول پاک کی تعلیمات سے اپنی واقفیت ظاہر کیجیے۔

مشق

رسول پاک ؐ کی سیرت پر کتابیں پڑھیے۔

حکایت

حکایت یا قصہ کہنا اور سننا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اس لیے حکایتوں اور قصوں کی روایت دنیا کی ہر قوم میں ابتدائے عہد تاریخ سے پائی جاتی ہے۔ ایران میں بھی اس کی روایت عہد قدیم سے پائی جاتی ہے۔ لیکن زیادہ تر ایسے قصے مافوق البشر ہستیوں سے متعلق ہوتے تھے، جن کو داستان کہا جاتا تھا۔ ان داستانوں میں ایک داستان سے دوسری اور دوسری سے تیسری داستان نکلتی رہتی تھی اور یہ سلسلہ بہت دور تک چلتا رہتا تھا۔ داستانِ الف لیلہ اور حاتم طائی اسی طرح کی داستانیں ہیں۔

بعد میں چھوٹی چھوٹی نصیحت آموز کہانیوں کا دور شروع ہوا۔ یہ قصے چھوٹے اور پند آموز ہوتے تھے۔ فارسی میں گلستان، انوار سہیلی وغیرہ میں اسی طرح کی حکایتیں ہیں۔

ایران کے دور مشروطہ اور اس کے بعد فارسی میں جدید کہانیوں کا دور شروع ہوا۔ ایسی کہانیوں کو فارسی میں داستانِ کوتاہ کہتے ہیں۔ داستانِ کوتاہ میں صرف زندگی کے کسی ایک واقعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔

(۱)

عروسی رُستم

روزی رُستم، پهلوانِ دلیرِ ایران، بر رَخش نشست و برای شکار به صَحرا رفت۔ در نزدیکی کشور توران، به دَشتی رسید که گورخر فراوان داشت۔ با شادی بسیار گورخری شکار کرد۔ از خار و خاشاک و شاخه های خشک آتشی افروخت و کبابی پخت و پس از خوردن در سایهٔ درختی به خوابِ خوش فرورفت۔

در این وقت چندتن از سوارانِ تورانی که از آنجا می گذشتند چون رستم را خفته دیدند، رخش را با کوشش بسیار چند آوردند و با خود بردند۔ رستم بیدار شد و هر چه به اطراف نگریست رخش را ندید، ولی چون جای پای او را می شناخت به دُنبالش براه افتاد تا به شهرِ سَمَنگان رسید۔

پادشاهِ سمنگان چون از آمدنِ رستم با خبر شد، او را به کاخ خود برد و با مهربانی بسیار از او پذیرایی کرد و قول داد که رخش را پیدا کند۔ سپس دختر خود تهمینه را نیز به او داد۔ رستم از این پیشامد بسیار خوشحال شد۔ چون هم با تهمینه، دختر زیبای شاه سمنگان، عروسی کرد و هم رخش را بدست آورد۔ رستم آن شب را در سمنگان گذراند۔ چون صبح شد مُهره ای به یادگار به تهمینه داد و او را وداع کرد۔ سپس از شاه سپاس گزاری کرد و بر رخش نشست و چون باد به سوی سیستان تاخت۔

(ماخوذ از فارسی سوم دبستان ایران)

مشکل الفاظ کے معانی

عُروسی	=	شادی
رَخش	=	رستم کے گھوڑے کا نام، سفید و سرخ رنگ کا گھوڑا
صَحرا	=	جنگل
کِشور	=	مُلک
دشتی	=	ایک جنگل (دشت + ی)
گورخر	=	گدھے جیسی شکل کا جنگلی جانور، جس کا جسم پیلا ہوتا ہے اُس پر سیاہ ڈور کی لکیریں ہوتی ہیں۔
خار	=	کانٹا، ناگوار
خاشاک	=	کوڑا کرکٹ
آتشی افروخت	=	آگ روشن کیا
تن	=	جسم، بدن
می گذشتند	=	گذر رہے تھے
بردند	=	لے گئے
نگریست	=	دیکھا
جای پائی	=	پیر کے نشان
شناخت	=	پہچان، پہچانا
دنبالش	=	دنبال + ش، دنبال = پیچھے، ش = اس کا = اس کے پیچھے کسی چیز کا پیچھا کرنا، دُم، پونچھ، یہاں اس سے مراد گھوڑے کا پیچھا کرنا ہے۔
براہ افتاد	=	راستہ اختیار کیا، چل پڑا
سپس	=	اس کے بعد
سمنگان	=	ایران کا ایک شہر
کاخ	=	محل، بلند عمارت
تاخت	=	دوڑایا

غور کرنے کی باتیں

❖ فردوسی کو ایران کا قومی شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ محمود غزنوی کے عہد سے اس کا تعلق تھا۔ فارسی ادب کا وہ باکمال شاعر گزرا ہے، جس کے بغیر فارسی ادب کی تاریخ نامکمل سمجھی جاتی ہے۔ اس نے شاہنامہ جیسی لازوال تصنیف پیش کر کے عالمی ادبیات میں فارسی زبان کی نمایندگی کی اور فارسی ادب کو لازوال خزانہ دیا۔ تاریخ ادبیات ایران میں ڈاکٹر رضا دادہ شفق لکھتے ہیں کہ ''فردوسی کا سنہ ولادت صحیح طور پر تو معلوم نہ ہوسکا۔ ہاں شاہنامہ کے اختتام کے ضمن میں جو اشارے ملے ہیں ان کی روشنی میں قیاس آرائی کی جاسکتی ہے کہ وہ ۳۲۳ھ یا ۳۳۰ھ کے قریب پیدا ہوا۔ فردوسی کا تخلص فردوسی اور نام ابوالقاسم ہے۔ ولدیت کے سلسلے میں مختلف رائیں ہیں۔ نظامی عروضی سمرقندی کی کتاب چہار مقالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ طوس میں باژ گاؤں میں پیدا ہوئے اور والد کا نام علی تھا۔ شاہنامہ کے اشعار اور چہار مقالہ کی تحریر سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ فردوسی دیہات کا رہنے والا تھا۔ دھیرے دھیرے مختلف علموں کو حاصل کیا۔ فردوسی کی زندگی کا آخری دور بہت مفلسی اور شکستہ حالی میں گزرا۔

طوس میں فردوسی کا مقبرہ

❖ ''عروسیٔ رستم'' میں شاہنامے کی منظوم حکایت کو مختصر طور پر نثر میں پیش کیا گیا ہے۔ اس حصے میں رستم کی شادی کا حال بیان ہوا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک روز رستم گھوڑے پر (جس کا نام ''رخش'' تھا) بیٹھ کر شکار کے لیے توران ملک کے نزدیک ایک جنگل میں گیا جہاں گورخر کافی تعداد میں تھے رستم نے بہت سارے گورخروں کا شکار کیا اور خشک ٹہنیوں اور گھاس پات اور کانٹے سے آگ جلا کر کباب تیار کیا، شکم سیر ہو کر کھایا اور پھر ایک درخت کے نیچے آرام سے گہری نیند سو گیا۔

اسی درمیان تورانی سپاہیوں کا ایک دستہ اُس جگہ سے گزرا جب رستم کو گہری نیند میں سوتا ہوا دیکھا تو رخش گھوڑے کو بہت دشواری کے ساتھ اپنے قبضے میں کیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ رستم کی نیند کھلی تو چاروں طرف دیکھا لیکن گھوڑے کو نہیں پایا۔ گھوڑے کے پیر کے نشانات جگہ جگہ ملے، رستم ان نشانوں کے سہارے چلتے ہوئے شہر سمنگان تک پہنچ گیا۔

بادشاہ سمنگان کو رستم کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ اُسے خود اپنے محل میں لے گیا اور خوب خاطر و تواضع کی اور وعدہ کیا کہ رخش کو ڈھونڈ لیا جائے گا۔ اپنی بیٹی تہمینہ کو رستم کے حوالے کر دیا۔ رستم اس پیش کش سے کافی خوش ہوا۔ جب شاہ سمنگان کی خوبصورت لڑکی تہمینہ سے اُس کی شادی ہوگئی اور اپنا گھوڑا رخش بھی اُسے مل گیا تو رستم نے وہ رات سمنگان میں گزاری۔ جب صبح ہوئی تو یادگار کے طور پر ایک مہرہ کا تحفہ تہمینہ کو پیش کیا اور بادشاہ کا شکر گزار ہوا۔ پھر اپنے گھوڑے رخش پر سوار ہو کر ہوا کی مانند سیستان کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس کہانی سے رستم کی بہادری اور وطن پرستی کے ساتھ شکار کے شوق کا علم ہوتا ہے۔ اُس کی شادی کس سادگی کے ساتھ ہوئی اس سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔

❖ عہد قدیم سے ایران میں شاہنامہ لکھنے کا رواج موجود ہے۔ بادشاہوں، وزیروں، پہلوانوں، سرداروں، عالموں، فاضلوں کے کارنامے ہمیشہ ضبط تحریر میں لائے جاتے رہے ہیں۔ ایرانیوں کو اسلاف کے حالات زندگی لکھنے کا بڑا شوق تھا۔ جو آگے چل کر ایرانی ادب کا جزو بن گیا۔ فردوسی نے اپنے عہد تک کا مکمل شاہنامہ نظم کیا ہے۔ شاہنامہ کی بنیاد روایتی داستانوں پر رکھی گئی ہے۔

شاہنامہ کی ابتدا میں حمد و نعت اور صحابہ کی تعریف میں جو شعر کہے گئے ہیں وہ معنٰی و مطالب کے لحاظ سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایرانی بادشاہوں کی داستان شروع ہوتی ہے۔ ابتدا میں ''کیومرث'' کا ذکر آتا ہے جو ایران کا پہلا داستانی بادشاہ کہا جاتا ہے۔ آخر ہوتے ہوتے پچاس بادشاہوں کا ذکر آتا ہے۔ قدیم شاہانہ دور میں پہلوانوں کی لڑائی اور شجاعت کا ذکر بھی بڑے فنکارانہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔

شاہنامہ کا سب سے بڑا حصہ ''کیکاؤس'' کے دورِ حکومت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس بادشاہ کے عہد میں ہی رستم و سہراب کی شجاعت کے واقعات ملتے ہیں۔ شاہنامہ رزمیہ شاعری کی بہترین مثال ہے اس میں تقریباً ساٹھ ہزار اشعار ہیں۔

معروضی سوالات

۱- ایران کا قومی شاعر کسے تسلیم کیا جاتا ہے؟
۲- فردوسی کا اصل نام کیا ہے؟
۳- فردوسی کی ولادت کس گاؤں میں ہوئی؟
۴- فردوسی کی تصنیف کا کیا نام ہے؟
۵- فردوسی کا آخری دور کیسا گزرا؟
۶- فردوسی کے والد ماجد کا نام کیا ہے؟
۷- شاہنامہ فردوسی میں سب سے پہلے کس بادشاہ کا ذکر آتا ہے؟
۸- ایران کا پہلا داستانی بادشاہ کون ہے؟
۹- شاہنامہ کا بیشتر حصہ کس کے دورِ حکومت پر روشنی ڈالتا ہے؟
۱۰- شاہنامہ میں کتنے اشعار ہیں؟
۱۱- شاہنامہ میں کتنے بادشاہوں کا ذکر آیا ہے؟
۱۲- رُستم کے گھوڑے کا رنگ کیا تھا؟
۱۳- رُستم شکار کے لیے کس ملک کے جنگل میں گیا؟
۱۴- رُستم کی شادی کس بادشاہ کی لڑکی سے ہوئی؟
۱۵- رُستم کی شریک حیات کا نام بتایئے۔
۱۶- رُستم اپنے گھوڑے کو لے کر کہاں گیا؟

تفصیلی سوالات

۱- فردوسی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالیے۔
۲- فردوسی کے شاہنامہ پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
۳- حکایتِ عروسی رُستم کا خلاصہ لکھیے۔

مشق

۱- اس حکایت میں سمنگان اور سیستان شہروں کے نام آئے ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۲- اس حکایت سے فعل ماضی مطلق کو چنیں اور انھیں مضارع میں تبدیل کریں۔

۳- مندرجہ ذیل افعال کے مصادر لکھیے:

نگریست شناخت گزشتند آورد دیدند افروخت

(۲)

تشنگیِ علم

ابو ریحان البیرونی

مردی پیر که سالهای زندگیش به هفتاد و هشت رسیده بود، در رخت خوابِ ناخوشی، آخرین دمهای عمر را می گزرانید۔ خویشانش با چشم های اشکبار نگرانِ حالِ او بودند۔ هنگامی که نفس وی بشمار افتاد، یکی از دوستانش که عالم بود بر بالین او حاضر گشت و با غمی فراوان حال وی را پرسید۔ مرد مریض با واژه های بریده و کوتاه از یار عالم خود تقاضا کرد که یکی از مسئله های علمی را که وقتی با او درمیان گزاشته بود، دوباره بگوید۔ عالم گفت: ''ای یار عزیز، حالا در چنین وضعیت ناتوانی چه جای این سوال است؟'' ناخوش با ناراحتی جواب داد: ''کدام یک. زین دو خوبتر است، این مسئله را بدانم و در گزرم یا نادانسته و نادان بمیرم؟'' مرد عالم مسئله را دوباره گفت بعداً از جای بلند شد و یار ناخوش را ترک کرد۔ هنوز چند گامی دور نشده بود که شیون از منزلِ مریض بلند شد و وقتی که پریشان برگشت، مریض چشم از دنیا بسته بود۔ مردی که در لحظهٔ مُردن هم تشنهٔ یادگیری و کسب علم بود، ابو ریحان بیرونی بود۔

(ماخذ ''آزفا'' ج ۳، به تلخیص و تصرف)

مشکل الفاظ کے معانی

تشنگی	=	پیاس
پیر	=	بوڑھا
زندگیش (زندگی + اش)	=	اس کی زندگی
هفتاد	=	ستر (۷۰)
هفتاد و هشت	=	اٹھہتر (۷۸)
رخت خواب	=	بستر
ناخوشی	=	بیماری
رختِ خوابِ ناخوشی	=	بستر علالت
دَم	=	لمحہ، سانس
آخرین دمهای عمر	=	زندگی کے آخری لمحات یا آخری سانسیں
دَم گزرانیدن	=	سانس لینا
خویشان	=	رشتہ دار، اپنے لوگ
چشم های اشکبار	=	روتی ہوئی آنکھیں، آنسو بہاتی آنکھیں
نگرانِ حال او بودند	=	اس کا حال دیکھ رہے تھے
هنگام	=	وقت، زمانہ
هنگامی که	=	جب، جس وقت
نفس	=	سانس، (جمع: انفاس)
وی	=	وہ
نفس بشماره افتادن	=	سانس اُکھڑنے لگنا، چند سانس رہ جانا
یار	=	دوست
بالین	=	سرہانہ، تکیہ

فراوان	=	زیادہ
باغمی فراوان	=	بہت ہی غم کے ساتھ، انتہائی دُکھ کے ساتھ
واژہ	=	لفظ، کلمہ
واژہ ھای بریدہ	=	ٹوٹے ٹوٹے الفاظ
کوتاہ	=	چھوٹا
تقاضا	=	خواہش، مطالبہ
درمیان او گذاشتہ بود	=	اس کے سامنے پیش کیا تھا
حالا	=	اس وقت، اب
چنین	=	ایسا
وضعیت	=	حالت، کیفیت
ناتوانی	=	کمزوری
جای	=	موقع، جگہ
چہ جای این سوال ست؟	=	اس سوال کا کیا موقع ہے؟
ناخوش	=	بیمار
ناراحتی	=	تکلیف، بے چینی، مراد ہے ایک قسم کی ناگواری
کدام	=	کون
کدام یک از این دو	=	ان دونوں میں سے کون، یہاں مراد ہے کونسی بات
خوب تر (خوب + تر)	=	بہ + تر = بہتر، زیادہ اچھا
درگذشتن	=	مرنا، دنیا سے گزر جانا
نادانستہ و نادان	=	بغیر جانے ہوئے اور بغیر سمجھے ہوئے، مراد ہے لاعلمی اور جہالت کے ساتھ
بعداً	=	اس کے بعد
از جا بلند شدن	=	اپنی جگہ سے اٹھنا، کھڑے ہونا
ترک کردن	=	جدا کرنا، چھوڑنا

یارِ ناخوش را ترک کرد	=	مراد یہ ہے کہ بیمار دوست کو الوداع کہا، اس سے رخصت ہوا
هنوز	=	ابھی، اب تک
گام	=	قدم
شیون	=	رونے کی آواز، گریہ و ماتم
منزل	=	مکان، گھر
پریشان	=	مصیبت زدہ، حیران، مراد ہے حواس باختہ
برگشتن	=	لوٹنا، واپس ہونا
لحظہ مردن	=	مرتے وقت، موت کا لمحہ، آخری وقت
تِشنہ	=	پیاسا، سنسکرت لفظ ترشنا سے بنا ہے
یادگیری	=	سیکھنا
کسبِ علم	=	علم حاصل کرنا

غور کرنے کی باتیں

- "تشنگیِ علم" ایک ۷۸ سالہ بوڑھے آدمی کی کہانی ہے، جو بسترِ علالت پر پڑا تھا اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہا تھا۔ اس کے رشتہ دار، اس کے پاس جمع تھے اور ان کے چہروں سے غم جھلک رہا تھا کہ اسی دوران، اُس بوڑھے کا ایک عالم دوست اس کی عیادت کے لیے آیا اور اس کا حال پوچھنے لگا۔ اس جاں بلب مریض نے کچھ اور کہنے کی بجائے، ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں، اپنے اس دوست سے، اُس علمی مسئلہ کو ایک بار پھر بتا دینے کا تقاضہ کیا جو کبھی وہ اس کی زبانی سن چکا تھا۔ یہ مطالبہ سن کر اُس عالم دوست نے کہا کہ اس کمزوری کے عالم میں، اس وقت ایسے سوال کا کیا موقع و محل ہے؟ یہ سنتے ہی وہ بوڑھا مریض بے چین ہوا اٹھا اور اُس نے پوچھا کہ ان دو باتوں میں سے زیادہ اچھا کیا ہے؟ اس مسئلہ کو جان لینے کے بعد دنیا سے گزرنا، یا اُسے جانے بغیر دنیا سے چلے جانا۔ بہر حال اس کے عالم دوست نے اُسے وہ مسئلہ دوبارہ بتا دیا اور پھر واپسی کے لیے اُٹھ کھڑا

ہوا۔ ابھی وہ اپنے دوست سے رخصت ہو کر چند قدم ہی چلا تھا کہ گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی۔ وہ فوراً ہی لوٹا، مگر جب تک وہاں پہنچا، اس وقت تک وہ بیمار بوڑھا، دنیا سے جا چکا تھا۔ یہ ابوریحان بیرونی کے مرض الموت کا قصہ ہے اور اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ زندگی میں علم حاصل کرنے کا کوئی موقع اور کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ علم کا حریص ہونا چاہیے اور مہد سے لحد تک علم کی جستجو میں لگے رہنا چاہیے۔

❖ اس حکایت سے ایک اہم سبق ہی نہیں ملتا ہے بلکہ غور کریں تو کچھ اور باتیں بھی سمجھ میں آسکتی ہیں مثلاً یہ کہ البیرونی کی وفات ۷۸ سال کی عمر میں ہوئی، اس کی وفات کے وقت اس کے رشتہ دار اس کے پاس موجود تھے۔ سب سے آخری شخص جو اس سے ملاقات کے لیے آیا، وہ اس کا ایک عالم دوست تھا۔ جو بات البیرونی کی ''آخری خواہش'' ثابت ہوئی، وہ علمی مسئلہ کو جاننا تھا۔ اس حکایت سے اتنا ہی اندازہ نہیں ہوتا کہ البیرونی حصول علم کا دیوانہ اور حریص تھا بلکہ اس حکایت میں گفتگو کا ایک حصہ یہ بھی بتا دیتا ہے کہ البیرونی کا فلسفیانہ دماغ آخر آخر وقت تک اپنا کام کر رہا تھا اور بیماری کی وجہ سے اس کی آواز چاہے ٹوٹ پھوٹ گئی تھی مگر بستر مرگ پر بھی وہ دوسروں کو اپنی بات سے قائل کر لینے کی زبردست صلاحیت رکھتا تھا۔

❖ حکایتیں ہر زمانے میں لکھی جاتی رہی ہیں اور وہ اپنے زمانے کے طرز تحریر کا پتہ دیتی ہیں۔ یہ حکایت جدید فارسی زبان میں ہے اور اس سے زبان کے بہت سارے نئے محاورے، جدید الفاظ اور لکھنے کے نئے طرز ہمارے سامنے آتے ہیں مثلاً اس میں بیمار کے لیے ''ناخوش'' اور بیٹھی ہوئی حالت میں، اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہونے کے لیے، ''از جا بلند شدن'' کا استعمال ہوا ہے۔

معروضی سوالات

۱۔ بوڑھے کی عمر کیا تھی؟

۲۔ جس بوڑھے کی کہانی لکھی گئی ہے، اس کا نام کیا ہے؟

۳۔ بوڑھے آدمی کا دوست کون تھا؟

۴- بوڑھے کی عیادت کے لیے سب سے آخری آدمی کون آیا؟

۵- بوڑھے نے آنے والے دوست سے کس بات کا تقاضا کیا؟

۶- لفظ ''دَم'' کا مترادف کیا ہے؟

۷- رونے دھونے کی آواز کو کیا کہتے ہیں؟

۸- ''وضعیتِ ناتوانی'' کا معنی کیا ہے؟

تفصیلی سوالات

۱- ''تشنگیِ علم'' کا خلاصہ لکھیے۔

۲- اس حکایت سے کیا پیغام ملتا ہے؟ بتائیے۔

۳- اس حکایت سے بوڑھے کی شخصیت کے کون کون سے پہلو سامنے آتے ہیں۔

۴- معنی لکھیے:

از جا بلند شدن　　دم گزرانیدن　　نفس بشمارہ افتادن　　درگزشتن

مشق

۱- ابوریحان بیرونی کے حالات جمع کیجیے۔

۲- درج ذیل افعال کے معانی لکھیے اور اپنے استاد سے دکھلا کر اصلاح لیجیے۔

رسیدہ بود　　می گزرانید　　بگوید　　بدانم　　درگزرم

۳- ''هفتاد'' دہائی کا عدد ہے۔ اس طرح فارسی میں دس سے نوے تک عدد لکھیے اور خانہ پُر کیجیے۔

						هفتاد			صد

ABDEL SOLUTIONS ABS

مضمون

انسان دوسرے جانداروں کے خلاف اپنے گردو پیش کی چیزوں کو دیکھتا ہے، تو ان پر غور کرتا ہے۔ ان کی شکل و شباہت، ان کی حرکات وسکنات، ان کی افادیت اور نقصانات، ان کے حصول کے طریقے اور مضر اشیا سے بچنے کے ذرائع، یہ سب باتیں اس کے ذہن میں آتی ہیں اور جب وہ ان سب کو قلمبند کرتا ہے تو یہی تحریر مضمون کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان کے دل میں مرئی یا غیر مرئی چیزوں کو دیکھ کر جو تاثرات پیدا ہوتے یا جو خیالات پروان چڑھتے ہیں، انھیں کو مختصر الفاظ میں ترتیب کے ساتھ دل نشیں انداز میں پیش کیا جائے تو اسے ''مضمون'' کہتے ہیں۔ مختصر لفظوں میں جس نثری عبارت میں کسی عنوان پر اس کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے دلنشیں پیرائے میں اظہار خیال ہو، جس کو پڑھ کر قاری مطمئن اور متاثر ہو جائے، اس کو ''مضمون'' کہتے ہیں۔

خیالات کے اعتبار سے مضمون کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں:

(۱) معلوماتی (۲) تاثراتی

معلوماتی مضامین کے تحت جمادات، نباتات اور حیوانات پر مضامین آتے ہیں۔ سوانح عمریاں، اقوام وملل کی تاریخیں، تاریخی عمارات وغیرہ پر مضامین کو حکائی مضامین کہا جاتا ہے۔ تاثراتی مضامین کے تحت ہمدردی، اخوت، حبّ وطن، سخاوت، بزدلی، شجاعت وغیرہ پر مضامین آتے ہیں۔ علمی، معاشی، سائنسی، مذہبی وغیرہ مضامین بھی اسی کے تحت آتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کے لکھنے کے اجزاء ترکیبی الگ الگ ہیں۔ مضامین کے تین ہی اجزاء زیادہ اہم ہیں:

(۱) تمہید (۲) تاثرات (۳) تکملہ

اظہار خیال کے لیے مضمون نگاری پر پوری دسترس ہونی چاہیے۔ اسی صورت میں انسان کامیاب مصنف اور انشا پرداز ہو سکتا ہے۔

زمین وآسمان کی مخلوق، انسانوں کی صفت، موسم، فضا وغیرہ پر چند جملے یا کئی صفحات ایسا لکھنا کہ اُس چیز کی مکمل

معلومات ہو۔ اُس کی خوبیاں، خرابیاں، فائدے اور نقصانات سے بھی واقفیت ہو جائے اُسے مضمون کہتے ہیں۔ مضمون کے موضوعات مثلاً آفتاب، گائے، سچائی اور اس قسم کے ہزاروں عنوانات ہو سکتے ہیں۔

مضمون عام طور پر تین حصوں میں ہوتا ہے پہلے حصے میں عنوان سے واقفیت کرائی جاتی ہے، دوسرے حصے میں اس کی حالت و کیفیت، فائدے اور نقصانات وغیرہ کو بیان کیا جاتا ہے اور آخر میں پوری گفتگو کا نچوڑ پیش کیا جاتا ہے۔

مضمون لکھنے کا فن دنیا کی تمام زبانوں میں رائج ہے۔ اس سے عام لوگوں کی واقفیت میں اضافہ ہوتا ہے اور زیادہ تلاش کرنے والوں کے لیے ایک بنیاد بنا کرتا ہے۔

(۱)

زبانِ فارسی

فارسی زبانی است کہ امروز بیشتر مردمانِ ایران و افغانستان و تاجیکستان و قسمتی از ھند و پاک و ترکستان بدان زبان سخن می گویند و نامہ می نویسند و شعر می سرایند۔

زبان فارسی یکی از مہم ترین زبانھای جہان و از شاخھای قدیم زبانِ اصلی ھند و اروپائی است و ادبیاتی دارد کہ تاریخ آن کما بیش بہ دو ھزار و پانصد سال می رسد۔ زبان ایرانِ قدیم دو لغت داشت۔ یکی اوستائی کہ کتاب اوستا بدان نوشتہ و دیگر پارسی ای باستان کہ سنگھای نبشتہ بدان زبان یافتہ می شود۔

جملہ ھای اوِستا و فارسی باستان بہ طورِ کلّی سادہ و مفید معنی و بی تکلف است۔ پارسی باستان بہ مرورِ زمان تحولاتی برخورد و از حیث قواعد و تلفظ سادہ تر گردید و پہلوی نامیدہ می شد و کتب بسیار در مضامین گوناگون دارد۔ زبانِ پہلوی با زبان فارسیٔ کنونی قربت دارد۔ زبان نظم و نثر بعد از اسلام وسعت یافت و بہ اوجِ ترقی رسید و صدھا شعرا و نویسندگان و دانشمندان بزرگ و نامی ظہور کردند۔

(مرتّبین)

مشکل الفاظ کے معانی

مہم	=	اہم
زبانی (زبان+ی)	=	ایک زبان
امروز	=	آج

السنہ (جمع: لسان)	=	زبانیں
کمابیش	=	تقریباً، کم وبیش
باستان	=	قدیم
مُرور	=	رفتار
مشروطیت	=	آئینی حکومت
مردمان	=	مردم کی جمع، لوگوں
دو ہزار و پانصد	=	ڈھائی ہزار
لغت	=	فرہنگ، ڈکشنری
اوستا	=	پارسیوں کی مقدس مذہبی کتاب کا نام، اس زبان کا نام بھی اوستا ہے
سنگہای نبشتہ	=	پتھروں پر کھودی ہوئی تحریریں

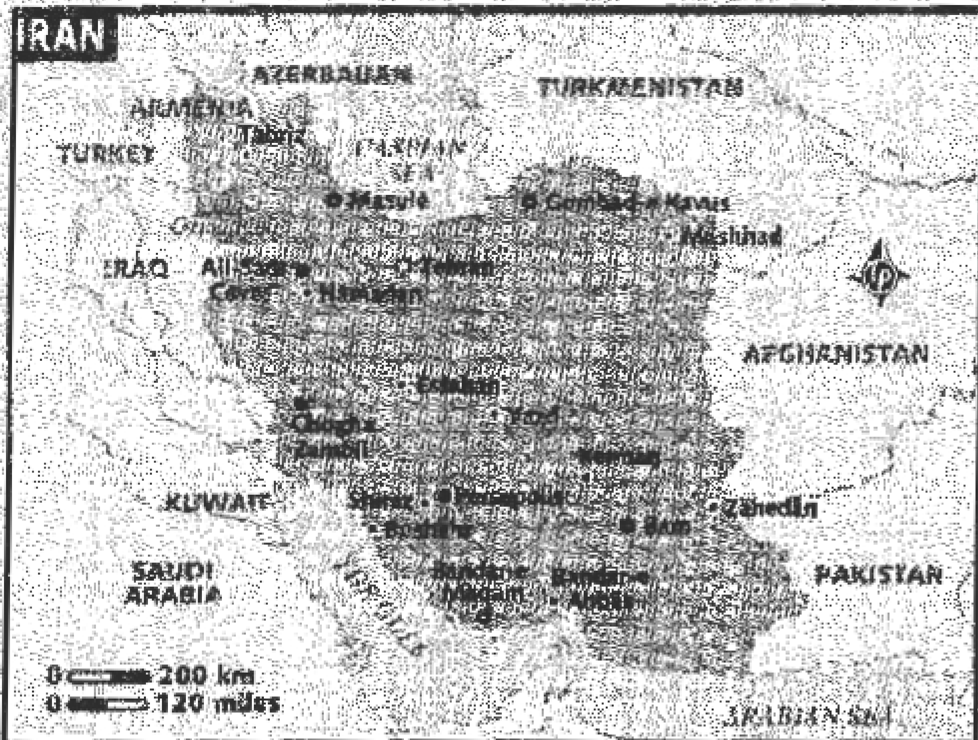

غور کرنے کی باتیں

❖ قدیم ایران کی زبان منصرف زبانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اور اس کا تعلق ہند و اروپائی زبان سے ہے، جس سے دنیا کی بہت سی مشہور زبانیں نکلی ہیں۔ قدیم ایرانی زبان کی کئی شاخیں ہیں۔ ان میں مشہور ترین زبان وہ ہے جو ہخامنشی کے دور کی فارسی قدیم یا فارسی باستان کہلاتی ہے۔ اس زبان میں بادشاہوں نے اپنے مکتوبات اور کتبے لکھے ہیں۔

❖ دوسری زبان اوستا ہے جس میں زرتشت کی مذہبی کتاب ہے جس کا نام بھی اوستا ہے۔ اصل میں یہ قدیم ایران کی زبان کی ایک شاخ ہے۔ یہ زبان ایران کے شمال میں مروّج تھی اور زیادہ تر مذہبی رہنماؤں اور مقدس کتابوں کی زبان تھی اس کے آثار کتبوں وغیرہ پر نہیں ملتے۔

❖ پہلوی زبان قدیم فارسی کی ایک شاخ ہے یعنی قدیم پارسی کلمات اور کلام کی ترکیب میں زمانے کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں ہوئیں وہ پہلوی زبان کی صورت میں نمودار ہوئیں بالکل اسی طرح جیسے خود پہلوی بھی بتدریج موجودہ فارسی میں بدل گئی ہے اس لحاظ سے اس زبان کو پہلوی کی بجائے درمیانی فارسی بھی کہتے ہیں۔

❖ جیسے جیسے دُنیا ترقی کرتی رہی ویسے ویسے فارسی زبان کی بھی ترقی ہوتی رہی۔ موجودہ دور میں فارسی زبان دنیا کی ایک اہم زبان مانی جاتی ہے۔ یہ زبان کم و بیش ڈھائی ہزار سال پرانی ہے۔ فارسی زبان نے اسلام کے بعد کافی ترقی کی اس دور میں قدیم فارسی زبان دو سو سال کی گمنامی کے بعد موجودہ فارسی کی صورت میں نمودار ہوئی۔ اس عہد میں شاعروں نے فارسی زبان میں شعر کہنے شروع کیے اور لکھنے والوں نے فارسی نثر کا آغاز کیا۔ الغرض اس دور میں کئی نامور شعرا و انشاء نگار پیدا ہوئے اور فارسی زبان کی ترقی میں کلیدی رول ادا کیا۔ چنانچہ اس زمانے کے مشہور لکھنے والوں کا تذکرہ اور نام محفوظ ہے۔ موجودہ عہد میں یہ زبان برصغیر کے علاوہ روس سے الگ ہوئے تقریباً سبھی ممالک اور ایران میں بیشتر حصوں میں بولی جاتی ہے۔

معروضی سوالات

۱- کن کن ملکوں کے لوگ فارسی زبان بولتے ہیں؟

۲- فارسی زبان کس زبان کی شاخوں میں ہے؟

۳- فارسی زبان کی تاریخ کتنے برسوں کی ہے؟

۴- قدیم فارسی میں زمانے کی رفتار سے جو تبدیلیاں ہوئیں اس زبان کا نام کیا ہے؟

۵- ہخامنشی دور کی فارسی کو کیا کہتے ہیں؟

۶- زرتشت کی مذہبی کتاب کا کیا نام ہے اور اس کی زبان کیا ہے؟

۷- کس دور میں شاعروں نے فارسی میں شعر کہنا شروع کیا؟

تفصیلی سوالات

۱- فارسی زبان پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔

۲- فارسی قدیم پر چند جملے لکھیے۔

۳- پہلوی زبان پر چند سطور لکھیے۔

۴- اوستائی زبان پر روشنی ڈالیے۔

مشق

۱- پہلوی دور کے نامور بادشاہوں کے نام بتائیے۔

۲- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل امر بنائیے:

گفتن رفتن خواندن یافتن گزیدن بردن

ARDIEL SOLUTI... ABSC ... PATNA

(۲)

چُغد

چغد پرندہ ایست کہ در شب می پرد۔ ما او را در روز نمی بینیم ۔ او را جُغد و بوم نیز می گویند۔ بواسطۂ تابشِ آفتاب در روز بخوبی نمی بیند و نیم کور بشود۔ ازین سبب روزھا در سوراخہای دیوار یا میانِ شاخہای درختان می خزد و خود را از نظر مردمان پنہان می سازد۔ چون آفتاب غروب شود و ھوا تاریک شود بیرون می آید و بہ ھر طرف می پرد و پرندۂ یا موشی پیدا کردہ می خورد۔ چشم او در شب تاریک می بیند۔ وقتی کہ می پرد بالہای او صدا نمی دھد۔ ازین جہت پرندگان و موشہا او را نمی بینند و او آنہا را می گیرد و می خورد۔ ھمہ پرندگان او را می شناسند۔ اگر در روز او را می یابند دور او جمع شدہ با چنگ ھای خود او را تنگ می زنند و آن بیچارہ آنہا را نمی بیند۔ ولی چون تاریکی رسد بر آنہا حملہ آورد و از چنگ ھای آنہا خود را بِرھاند۔

(ماخوذ از نصاب فارسی کتاب دوّم، گجرات)

مشکل الفاظ کے معانی

چُغد	=	اُلو
می پرد	=	اُڑتا ہے
نمی بینیم	=	نہیں دیکھتا ہے

بوم	=	اُلّو، مترادف: چغد
نیز	=	بھی
نیم	=	نصف، آدھا، ادھورا
تابش	=	چمک، گرمی
راست	=	سچا
پنہاں	=	چھپانا
ھوا	=	بادل، ابر، فضا
موشی	=	چوہا (موش + ی = ایک یا کوئی چوہا)
پیدا کردہ	=	تلاش کر کے
بالہای	=	پنکھے، ڈینے
صدا	=	آواز
دور	=	اِردگرد
چنگ	=	پنجہ
نک	=	چونچ

غور کرنے کی باتیں

❖ پیش نظر مضمون کا عنوان ''چغد'' ہے جس کے معنی اُلّو کے ہیں۔ اُلّو کے دن رات کے حرکات وسکنات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ وہ اندھیری رات میں اُڑتا ہے کیوں کہ دن میں اُسے دکھائی نہیں دیتا ہے۔ اُلّو دیوار کے سوراخوں اور درختوں کی شاخوں کے درمیان اپنا گھونسلا بناتا ہے اور لوگوں کی نظروں سے چھپا رہتا ہے۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو اپنے گھونسلے سے باہر آتا ہے اور اپنا شکار تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اُلّو اپنا شکار اپنے مضبوط پنجے کے ذریعہ کرتا ہے، جس کی وجہ سے چوہے و پرندے آسانی کے ساتھ پکڑ میں آجاتے ہیں۔ کبھی پرندے اُلّو کو پہچانتے ہیں اگر پرندے اُلّو کو نہیں دیکھ پاتے ہیں تو وہ فوراً اپنے مضبوط پنجے سے ان کا

شکار کر لیتا ہے۔ لیکن اگر دن میں دکھائی دیتا ہے تو دوسرے پرندے اس کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پنجوں اور چونچوں سے اس پر حملہ کرتے ہیں۔ اور جب تاریکی ہو جاتی ہے تو وہ جوابی حملے کر کے خود کو آزاد کر لیتا ہے۔

معروضی سوالات

۱- اُلّو کیوں دن میں باہر نہیں آتا ہے؟
۲- دن میں وہ کہاں رہتا ہے؟
۳- رات میں وہ کیا کرتا ہے؟
۴- اُلّو اپنا شکار کس عضو سے کرتا ہے؟
۵- کیا پرندے اُسے پہچانتے ہیں؟
۶- اُلّو دن میں کس سے چھپا رہتا ہے؟
۷- غروب آفتاب کے بعد وہ کیا کرتا ہے؟

تفصیلی سوالات

۱- مضمون ''بُغد'' کی تعریف لکھیے اور وضاحت کیجیے۔
۲- اُلّو کے بارے میں چند جملے لکھیے۔
۳- اُلّو اور دوسرے پرندوں کے درمیان فرق ہے، چند جملے بیان کیجیے۔

مشق

۱- درج ذیل الفاظ کے مصادر لکھیے:

می پرد	نمی بینیم	می گویند	می خزد
می سازد	نمی دہد	می خورد	می شناسد

۲- اپنی پسند سے کسی عنوان پر مضمون لکھیے اور اپنے استاد کو دکھائیے۔